سوال

(500) حضرت زید بن خارجہ کے متعلق واقعہ کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تاریخ مدینہ نامی کتاب میں حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فوت ہوجانے کے بعد گفتگو کی ''ص : ۱۱۰'' اس واقعہ کے متعلق وضاحت کریں کہ کہاں تک درست ہے، کیونکہ ایسے واقعات سے بدعتی حضرات کو اپنی بدعات پھیلانے کا موقع ملتا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتب تاریخ میں اس طرح کے متعدد واقعات بلا تحقیق درج ہوتے ہیں۔ جن سے شرک وبدعت کے چور دروازے کھلتے ہیں۔ چونکہ راقم آثم تاریخ سے متعلق واجبی سا علم رکھتا ہے ، پھر تاریخی واقعات کی چھان پھٹک کےلئے کافی وقت چاہیے ، جو بد قسمتی سے میرے پاس نہیں ہے۔ ملازمت کی ذمہ داریاں ، دعوتی پروگرام ، گھریلو مصروفیات اور مدرسہ کےلئے اعصاب شکن تگ ودو کے بعد کم وقت فتاویٰ نویسی کےلئے ملتا ہے۔ یہ صرف اللہ کی مہربانی ہے کہ کام چل رہا ہے۔ بہر حال سر دست مذکورہ واقعہ کے متعلق گزارش یہ ہے کہ مرنے کے بعد کسی بندہ بشر کا گفتگو کرنا قانون الٰہی کے خلاف ہے ،اگر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا مظاہرہ کردے تو اس سے کوئی بعید نہیں ہے۔ میری معلومات کے مطابق یہ واقعہ موت سے پہلے کا ہے، چنانچہ ابن عبد البر القرطبی لکھتے ہیں۔ حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کو موت سے پہلے غشی کا دورہ پڑا،ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کی روح پرواز ہوچکی ہے ،اس پر کپڑا ڈال دیا گیا، پھر چند لمحات کے بعد سکتہ کی کیفیت ختم ہوئی تو انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے متعلق کچھ گفتگو کی ،اس کے بعد فوراً اس پر موت واقع ہوگئی۔ [الاستیعاب بر حاشیہ الاصابہ ، ص : ۵۶۱ ، ج ۱]

تاریخ مدینہ اور استیعاب کے بیان میں زمین وآسمان کا فرق ہے ، موت سے پہلے اس طرح کے واقعات پیش آنا کوئی بعید بات نہیں ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر ایک دفعہ غشی کا دورہ پڑا، ان کی ہمشیرہ حضرت عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کردیا اور بایں الفاظ بین کرنے لگی ، ہائے پہاڑ وغیرہ جب انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ جب تو میرے متعلق بین کررہی تھی تو مجھے کہا جاتا تھا واقعی تو ایسا ہے۔ [صحیح بخاری، حدیث نمبر : ۴۲۶۷]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فرشتہ نے لوہے کی گرز اٹھا رکھی تھی اور وہ مجھ سے پوچھتا تھا کہ واقعی تو ایسا تھا اگر میں کہتا تو مجھے مار کر ٹکڑے ٹکڑے کردیتا۔ [فتح الباری، ص : ۶۴۷ ج ۷]

اگر سند کے اعتبار سے زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ صحیح ہے تو وہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ جیسا ہوگا یہ بھی ممکن ہے۔ ہاتف غیب سے کوئی آواز آتی ہو جسے زید بن

خارجہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر دیا گیا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غسل کے متعلق پریشانی لاحق ہوئی کہ آپ کے کپڑوں کو اتار دیا جائے یا کپڑوں سمیت غسل دیا جائے تو صحابہ کرام پر نیند کی کیفیت طاری ہوئی اور گھر کے ایک کونے سے آواز آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہی کپڑوں میں غسل دیا جائے ۔ ہمیں معلوم نہیں کہ وہ آواز دینے والا کون تھا ۔ [مسند امام احمد، ص : ۲۶۷، ج ٦]

بہر حال موت کے بعد ہم کلام ہونا تاکہ حاضرین اسے سنیں یہ سنت اللہ کے خلاف ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:500